

جس پر یہ سب اصحابِ ہیرہ وادارِ عالیہ حمدیہ کا ترجمان رہبر و ایس ہیں

ماہنامہ

# شمس الاسلام

فوجت سالانہ  
پانچویں  
معاونین سے  
عوام سے  
طلب سے

جلد ۱۶ بھیرہ (پنجاب) ماہ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ مطابق مارچ ۱۹۴۵ء نمبر ۳

شمالی پنجاب کے مسلمانوں کی عظیم الشان تبلیغی کانفرنس  
(اعنی)

## حزب الانصار کا پندرہواں سالانہ جلسہ

بمقام جامع مسجد بھیرہ تبارخ ۹-۱۰-۱۱ مارچ ۱۹۴۵ء مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ بھاگن  
سماعت ۲۰۰۱ موافق ۲۳-۲۴-۲۵ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ بروز جمعہ - ہفتہ و اتوار - نہایت  
ترک و احتشام سے منعقد ہوگا جس میں نامور علمائے کرام و مشائخ عظام کی شرکت کی  
توقع ہے جملہ قابل دریافت امور کے لئے ناظم اطلاعات جلسہ سالانہ حزب الانصار بھیرہ  
(پنجاب) سے خط و کتابت کریں۔  
ناظم حزب الانصار بھیرہ (پنجاب)

(باہتمام غلام حسین میجر ایڈیٹر پرنٹر سپلیٹر منور پریس سرگودھا سے چھپ کر بھیرہ پنجاب سے شائع ہوا)

# عافیت پسند سے

از کامل القریشی - مھو چھاؤنی (ہند)

جرات بے پناہ کی عصرِ قدیم کی قسم حوصلہ بلند کی ، عزمِ صمیم کی قسم  
جوشِ عمل بھرے ہوئے قلبِ سلیم کی قسم کلفتِ راہ و منزل و بُعدِ عزیم کی قسم  
تیرا تعطل و جمود تیری فنا پہ دال ہے

تیری یہ ہستی و وجود تیری فنا پہ دال ہے  
عالمِ حسیات پر کیوں ترے چھاگئی ہے موت یہ بھی ہے کوئی زندگی جس پہ خود تنہا ہی ہے موت  
گوشہٴ عافیت پسند ایسی تو زندگی ہے موت شوشِ کائنات میں یوں تری خامشی ہے موت  
چینیے کا وقت ہے یہی چینیے کا اہتمام کر

موت سی زندگی کو اب دُور سے ہی سلام کر  
دیکھ نہ دائمی سمجھ تا بشِ مستعار کو نور کا مرتبہ نہ دے وہم پرست نار کو  
شمعِ یقیں نہ جان تو بجھتے ہوئے شرار کو دے نہ فروغ اس طرح ظلمتِ روزگار کو  
یوں نہ فریب کھائے جا ایک دن آزما کے دیکھ  
وہم و گماں کی اصلیت مشعلِ حق جلا کے دیکھ

عالمِ بہت و بُود پر اپنے پھر اک نگاہ کر اپنے اس انحطاط پر درو بھری اک آہ کر  
چھوڑ تعطل و جمود کوشش بے پناہ کر پیرو رسم و راہِ غیر اپنوں سے رسم و راہ کر  
ترکِ مئے نشاط کر شیشہ و جام توڑ دے  
یہ تو ہے اک سرورِ خامِ رشتہٴ خام توڑ دے

گوشہٴ عافیت سے اب جلد ادھر نکل کے آ دیکھہ نظام دیں ہے اب زیر و زبر نکل کے آ  
روکے کوئی تجھے ہزار تو تو مگر نکل کے آ تیغ بکف نکل کے آ سینہ سپر نکل کے آ

ماضی و حال میں ترے کیوں ہے یہ بعد مشرقین

جادوہ حق سے ہٹ گیا کس لئے پیرو حسین؟

دل میں ترے نہیں ہے کیا اُلفتِ سبطِ مصطفیٰ؟ تو نہیں جانتا ہے کیا عظمتِ سبطِ مصطفیٰ؟

فرض ترا نہیں ہے کیا طاعتِ سبطِ مصطفیٰ؟ زندہ تو کر جہاں میں پھر سنتِ سبطِ مصطفیٰ؟

شانِ نیاز پھر دکھا بندہ بے نیاز ہو!

بربطِ عشق پر تو پھر نغمہ زنِ حجاز ہو!

اب بھی یزید و شمر ہیں مائلِ ذلتِ حسینؑ اب بھی مٹا رہے ہیں وہ رفعت و عظمتِ حسینؑ

کرتے تو ہیں زبان سے دعویٰ اُلفتِ حسینؑ ہیں وہی مارِ آستین موجبِ کلفتِ حسینؑ

کر کے صدائے حق بلند سامنے اشقیاء کے آ

کلفتیں جھیل، صبرِ کر، دشت میں ابتلا کے آ

بن کے تو شہسوارِ حق ہاتھ میں لے زمامِ حق شکرِ ضالین کو پھر تو سنا پیامِ حق!

مجلسِ کاذبین میں کر تو بلند نامِ حق مشعلِ حق جلا کے پھر سب کو دکھا مقامِ حق

دیکھہ ہوائے کفر سے گلِ یہ چراغ ہو نہ جائے

دیکھہ خزاں کی تندابِ دین کا باغ ہو نہ جائے

ابنِ علیؑ سا حوصلہ تو بھی فراد کھا کے دیکھہ بات بگڑ رہی ہے جو تو بھی اسے بنا کے دیکھہ

شمر سے بشعار کو سینے پہ تو چڑھا کے دیکھہ تو بھی حسینؑ کی طرح سجدے میں سر کٹا کے دیکھہ

توڑ دے سرِ غمِ ویر کا صرفِ روِ نیاز ہو

تو بھی سناں پہ رکھ کے سرِ عشق میں سرفراز ہو

## مقالہ

## درد مند دل کی صدا

## علماء و مشائخ اور عام مسلمانوں کی خدمت میں التماس

(از جناب مولانا سید سیاح الدین صاحب کا کاخیں)

نہیں گئے۔ ورنہ شام و عراق اور مصر و فلسطین سے بڑھ چڑھ کر یہاں اسلام کی اشاعت کے لئے فضا سادگار تھی آج ہندوستان میں حقیقی معنوں میں "پاکستان" قائم ہوتا۔

وراصل اُس وقت کے مشائخ عظام اور صوفیائے کرام کی بدولت ہی اسلام کی نعمت اہل ہند پر تقسیم ہوئی۔ خانقاہوں میں بیٹھ کر اور خاموشی کی زندگی گزار کر صرف اپنی نگاہوں کے تیروں سے وہ ہزاروں اشخاص کو شکار کرتے جس سے جوق در جوق باشندگان ہند اسلام کے حصار آہنی میں داخل ہو جاتے۔ حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے فیوض کے اثر سے وسط ہند کا گنہگار، حضرت بختیار کاکیؒ اور جناب نظام المتشائخ کی توجہات سے دہلی اور نواح دہلی کا بہت کدہ اسلام کی روشنی سے متور ہو گیا۔ اور حضرت داتا گنج بخشؒ جو ری اور فرید الدین گنج شکرؒ کی گنج بخشوں اور شکر باریوں سے اہل پنجاب کو گنجینہ اسلام بخشا گیا۔

..... ان قدسی صفات اور ملک سرشت بزرگان دین کی برکت سے معمور ہند تو حید کی ضیا پاشیوں سے منور و تاباں تھا۔ اور اسلام کے چشمہ صافی سے باسعادت روحیں متع ہو رہی تھیں۔ اگرچہ شاہان اسلام نے خود اشاعت تبشیر کے لئے کوئی منظم سعی نہیں کی۔ لیکن سیاسی قوت اور حاکم قوم کا مذہب ہونے کی وجہ سے دین حنیف کی اشاعت میں پھر بھی سہولتیں حاصل تھیں اور عام مسلمانوں

## ہندوستان میں اسلام

اثر کرے نہ کرے سن تو لے مری فریاد

نہیں ہے داد کا طالب یہ بندہ آزاد

محترم قارئین! اسلام کا قافلہ جب صحرائے عرب سے روانہ ہو کر مشرق کی طرف بڑھنے لگا، تو ہندوستان کی سرزمین میں اس کا ہرا اگرچہ ابتدائی صدیوں میں پہنچ گیا تھا، لیکن اس غریب الدین مسافر نے اپنا سامان پورے طور سے اس وقت اتار کر یہاں ڈیر ڈالا۔ جب کہ خیر القرون ... گذر گیا تھا۔ اسلام کے آفتاب عالمگیر کے طلوع کی چار صدیاں ختم ہو گئی تھیں۔ یہاں پر اسلامی حکومت بھی قائم ہو گئی اور مسلمان حکمرانوں نے صدیوں تک نہایت جاہ و جلال اور سطوت و جبروت کے ساتھ جہاں گیری و جہاں داری کی۔

لیکن اس تمام عرصہ میں چند متشنات کے سوا ہر دور کے بادشاہ نے سیاسی مصالح اور ملکی تقاضاؤں کی بنا پر یا مذہبی جوش و جنون کی کمی کے وجہ سے اپنے اُس مذہب کی عام تبلیغ و اشاعت کی کوشش نہیں کی جس کو وہ اپنے لئے ایک نعمت سمجھتا اور دائمی راحت و اطمینان کا موجب یقین کر رہا تھا۔ اس لئے انہوں نے تبلیغ کے لئے کوئی باقاعدہ سرکاری سرپرستی میں ادارے قائم نہیں کئے۔ مبلغین اسلام کی جماعتیں اور گردہ بنائے کراٹا اف ملک میں شاہی اعتراضات سے پھسلے

میں بھی مذہبی حس کافی بیدار ہو گئی تھی، اس لئے بے دینی کی کسی تحریک کو دیر پا فروغ پانے کا موقع ہاتھ نہ آسکتا تھا۔ اور اگر کوئی فتنہ سر اٹھا بھی دیتا تو چند روز ہی سرکشی کے بعد جلد اس کی سرکوبی ہو جاتی اور فتنہ کے قعر مذلت میں گر کر فنا ہی ہو جاتا۔ البتہ جب اکبر کے دور حکومت میں خود حاکم و بادشاہ ہی تمام فتنوں اور بے دینیوں کا مرکز و منبع بن گیا (ملیشیہ کے بعد) پھر تمام ہندوستان کو اپنے ساتھ بہالے جانے سے عاجز رہا اور ایڑی چوٹی کا زور لگا کر سالوات بارہہ اور دوسرے برسر اقتدار شیعہ امراء و وزراء عام سلبک کو شیعیت کے جال میں پھنسانہ سکے اور ان شاہانِ دہلی کی تصنیفات سے مسلمانوں کا متاع ایمان محفوظ و مصئون رہا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاکِ طینت را

رفض کے اس عام دورِ دورہ کے ایام میں ”فرہادی تحریک“ کا فتنہ بھی اٹھا تھا۔ بعض دوسرے ملحد اور آراء و منش اور مبتدع لوگ بھی اپنی دکائیں گرم کرنے لگے تھے لیکن چونکہ ابھی کچھ دھوپ سی باقی تھی دیوارِ گلستاں پر

سیاسی اقتدار کے ہتھار کچھ نہ کچھ باقی تھے۔ مذہب میں مذہب کی وقعت باقی تھی۔ علمائے کرام کی صدا پر کان دھرے جاتے تھے۔ گوشِ ہوش سے واعظ و ناصح کی باتیں سننے کی عادت موجود تھی اس لئے یہ تمام فتنے ان عظامی علماء کی ضربوں کے مقابلہ میں دیر پا نہ ہو سکے۔ علماء کرام کو تکلیفیں پہنچی پڑیں، لیکن باطل کو شکست دے ہی جاتے تھے۔

ایک ہی قیمت سے دین کی تجدید ہو گئی اور کلہوڑوں کی بل جاتی رہی تھیں۔ غازی اور دیگر زبیر کے انتحال کے بعد مغل شہزادوں کی غفلتوں یا عیاشیوں کی وجہ سے مغل حکومت ترقی کرتا کرتا مریض ہو گیا۔ مغل بادشاہ کی توجہ تفریح و تہذیب کی طرف ہو گئی اور حکومت کی طرف سے کوئی توجہ نہ دی گئی۔

ایسی صورت میں جب کہ مسلمان سیاسی قوت و صولت سے محروم تھے اور باطل نے ہر چار طرف سے شدید حملے شروع کئے۔ مدافعت کی سوائے اس کے اور کیا صورت ہو سکتی تھی کہ وہ جماعت جس نے ہمیشہ دین حق کی حمایت کے لئے آواز بلند کی ہے۔ اور سینہ سپر ہو کر مصائب و تکالیف کا تھوڑا مشق بن کر میدان میں پھر صاف آرائی کرے۔ یعنی علمائے کرام نے مدرسوں، مکتبوں، تبلیغی رسالوں، اخبار، ٹریکٹس، جلسوں، جلسوں وغیرہ وغیرہ مقتضائے عصر و مناسب زمانہ طریقوں سے دین کی مدافعت کا حق ادا کر دیا اور ہر جگہ کچھ قصور ہی بہت خدمت و ہمت ہو رہی ہے اور بھلا اللہ قدر سے کامیاب بھی ہے لیکن باطل نے جس قدر اپنے حملوں کو شدید کر دیا ہے۔ طاغوتی فوجیں نئے نئے اسلحوں سے مسلح ہو کر اور تنہا دھن سب کچھ فی سبیل الطاغوت قربان کر کے ہر چار طرف سے بلنار کر رہی ہیں۔ اہل حق کو صفوں میں اس قدر مدافعت تیار یوں کا احساس نہیں اسلام کے قلعہ کے محافظ دشمن کی قوت کا صحیح اندازہ لگانے سے غفلت برتتے اور مورچہ کو مضبوط رکھنے سے لاپرواہ نظر آتے ہیں۔ فی سبیل الطاغوت لڑنے والوں کی جرأت و ہمت اور فی سبیل اللہ جہاد کرنے کی ذمہ داری

کی سہل انگاریوں کو دیکھ کر دل خون ہوتا ہے۔ اور اس لئے

آج ہم اپنی پریشانی، خاطر اُن سے کہنے جاتے تو ہیں پر دیکھئے کیا کہتے ہیں ہے خون جگر جوش میں دل کھولی کے روتا ہوتے جو کئی دیدہ خوں ناپہشاں اور

## اعداء اسلام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ایسا دور آئے گا کہ دنیا کی تمام قومیں تم مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے اور کاٹ کھانے کے لئے تم کو اس طرح گھیر لیں گی جیسے کھانے والے لوگ کسی کھانے کے برتن کو بیچ میں رکھ کر گرد اگر اس پر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ آج مسلمانوں کی بے کسی اور مظلومی کا وہ دور آ گیا ہے۔ سیاسی طور پر تو ان کی حیثیت ہر جگہ تباہ و برباد ہو گئی ہے۔ چند ملکوں میں برائے نام حکومت کے سوا تمام دنیا میں وہ غلامی و محکومی کی ذلیل زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن خالص مذہبی طور پر بھی مختلف گروہ ان کو کھا جانے کے لئے ہر طرف سے اُن کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے انی امای الفتن تقع خلال بیوتکم کوقع المطما پس روز روز نئے نئے فتنے اُبھرتے اور مسلمانوں کے متلع دین و ایمان کو جلانے اور بھسم کرنے کے لئے اُٹھتے رہتے ہیں۔ پس کیا ایسی حالت میں جب کہ دشمن نے چاروں طرف سے محاصرہ کیا ہو قلعہ اسلام کے نگہبان سپاہیوں یعنی علماء کرام اور مشائخ عظام کا کیا فریضہ ہے اور آج کل وہ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱

## قادیانی مرزائی

مرزا غلام احمد نے . . . . دعویٰ نبوت کیا اور ختم نبوت کا انکار کر کے کہا کہ تاقیام قیامت نبی آسکتے ہیں وہ خود ”مسیح موعود“ بن کر دنیا سے حفرۂ نار کی طرف کوچ کر گئے۔ لیکن اس کے جانشین ثانی نے اب اپنی نبوت کی تمہید باندھنی شروع کی ہے اور گزشتہ سال اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کر دیا اور درحقیقت وہ معاملہ ہے جو ملاشیری نے اکبر کے متعلق کہا تھا ہے

شاہ ۱۱ سال دعوائے نبوت کر رہا است

گر خدا خواہد پس از سالے خدا خواہد شن

اپنے مصلح موعود ہونے کے اثبات کے لئے زمین و آسمان کے جو جو قلابے ملا دیئے گئے ہیں اور جس طرح کی مضحکہ خیز دلیلیں پیش کی گئی ہیں وہ ایک مستقل باب ہے۔ لیکن مصلح موعود بننے کے بعد جس ”اصلاح“ کی تیاریاں شروع ہیں وہ دیکھئے۔ مرزا محمود نے اس دفعہ سالانہ جلسہ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۲ء میں جو تقریر کی ہے اور اپنے عزائم کو آشکارا کیا ہے اس کے چند اقتباس ملاحظہ ہوں

اس سال دو نئے کام شروع کئے گئے ہیں،

ایک تعلیم الاسلام کالج اور ایک فضل عمر

ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ احباب جماعت پر اب

یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے لڑکوں کو کالج

میں تعلیم پانے کے لئے یہاں بھیجائیں یہاں

آخر اجات بھی کم ہوں گے اور لڑکے باہر

کی مسموم ہوا سے بھی محفوظ رہیں گے۔ کالج

کے ذریعہ اسلام کا ڈیفنس مضبوط کیا

جانا مقصود ہے اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے

دیگر مذہب کے عقائد کے خلاف جارحانہ کارروائی کا سامان مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اقتصادی طور پر بھی انشاءً اس سے کافی فائدہ حاصل ہونے کی امید ہے۔ کالج کے لئے میں نے دو لاکھ کی تحریک کی تھی مگر ابھی تک ایک لاکھ ۷۵ ہزار کے وعدے آئے ہیں۔

تجارتی تنظیم نہایت ضروری بات ہے میں نے اس کے متعلق ایک ادارہ قائم کر کے ایک سیکڑ

مقرر کر دیا ہے۔ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے

ساتھ تجارتی تنظیم کا گہرا تعلق ہے۔ جماعت

کے ناگزیر پیشہ احباب اس طرف فوراً توجہ کریں

اراضی سندھ۔ اس سال تین سو مریچ یعنی

قریباً ۱۷ ہزار ایکڑ زمین آباد ہو چکی ہے۔

دو ہزار ایکڑ کے قریب باقی ہے جس میں سے

ہزار دہڑھ ہزار خریدی جا چکی ہے مگر ابھی

آزاد نہیں ہوئی اور باقی کی خرید کے معاہدے

ہو چکے ہیں۔ سندھ میں ساری آزاد کر سکیں

گے وہاں کام کرنے کے لئے پرائمری یاٹل

پاس نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں۔

بعض نئے مشن، مہجی کلکتہ اور کراچی میں

باقاعدہ مشن قائم ہو چکے ہیں۔ کلکتہ میں

بالخصوص کامیابی ہوئی ہے اور ایک درجن

کے قریب اچھے کام کرنے والے آدمی داخل

سلسلہ ہوئے ہیں اور بہت سے تیار ہو رہے

ہیں۔ مدراس، پٹنہ اور اوکوٹہ میں بھی

ایسے مشن قائم کرنے کی تجویز ہے۔

اسلام سے مراد محمدی اسلام نہیں بلکہ مرزائی دھرم ہے۔ دیگر مذہب میں محمدی اسلام بھی داخل ہے بلکہ مرزائیوں کے ہاں اس کے عقائد کے خلاف جارحانہ کارروائی کی خاص اہمیت ہے اور تمام تیاریوں سے زیادہ نقصان مسلمانوں ہی کو پہنچتا ہے (ادارہ)



محرکات مساجد۔ میں نے کربلی بھی کہ لپتاور  
لاہور، کراچی، دہلی، بمبئی، مدراس، اور کلکتہ  
میں مساجد قائم کی جائیں۔ یہ تحریک بھی کامیاب  
ہو رہی ہے۔ دہلی کی جماعت نے تیس ہزار کے  
وعدے اس تحریک میں پیش کئے ہیں۔ اور  
ایک موزوں جگہ خرید لی ہے۔ کلکتہ کی جماعت  
نے بھی شان دار غونہ دکھایا ہے اور ۲۶ ہزار  
روپیہ جمع کیا ہے۔ بمبئی میں سامان ہو رہا ہے  
پشاور میں مسجد ہے مگر چھوٹی ہے وہاں کے  
دوستوں کو خیال رکھنا چاہئے کہ کوئی موزوں  
جگہ حاصل ہو سکے۔ کراچی میں ۴ کنال کی زمین  
عرضہ ہوا خرید چکا ہوں۔ لاہور میں بھی زمین  
خریدی ہوئی ہے۔ اگر ان مقامات پر مساجد  
قائم ہو جائیں تو تبلیغ کا کام بہت وسیع ہو سکتا  
ہے۔

بیرونی ممالک میں تبلیغ۔ سب سے زیادہ  
کامیابی مغربی افریقہ میں ہوئی ہے اور ابھی  
تبلیغ کا بہت میدان ہے وہاں سینکڑوں  
آدمی ہوں تو کام دے سکتے ہیں۔ لیکن  
سینکڑوں نہیں تو درجنوں تو درکار ہیں۔  
دیہاتی مبلغین۔ پندرہ مبلغ تیار ہو چکے ہیں  
اور انہیں مختلف علاقوں میں لگا دیا گیا ہے۔  
اور کم سے کم دوسرے مزید دیہاتی مبلغ تیار کرنے  
چاہئیں۔

۱۹۴۵ء میں آٹھ یورپین زبانوں میں تراجم  
شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ اگلے سال سے ہندی  
اور گورکھی میں موقت الشیخ رسالے جاری

کرنے کا بھی ارادہ ہے۔

(منقول از الفضل قادیان یکم جنوری ۱۳۵۸ھ)

۲۸ دسمبر ۱۳۵۸ھ کو مرزا محمود نے جو کچھ کہا اس میں سے بھی  
کچھ سن لیجئے :-

افریقہ میں بھی زمانہ بورڈنگ سکول جاری  
کرنے کی سکیم ہے۔ وہاں کے ایک دوست  
نے ۵ ہزار روپیہ کی زمین اس غرض کے لئے  
وقف کر دی ہے۔ وہاں کی مستورات نے خود  
چندہ کیا اور ہندوستان کی احمدی خواتین  
سے امداد کی درخواست کی ہے۔ میری تحریک  
پر لجنہ اماء اللہ (احمدی عورتوں کی انجمن)  
نے چار ہزار روپیہ اس مد میں دینے کا وعدہ  
کیا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں ایک ایسا  
سکول کھولنے کا بھی ارادہ ہے۔ جو لنڈن  
میٹرک یا سینئر کیمبرج کا امتحان دلا سکے۔  
نائیجیریا کے ایک حصہ میں کثرت سے عیسائی  
پائے جاتے ہیں ان کے لئے ایک مبلغ کی  
ضرورت ہے جو کم سے کم بی اے یا ایم اے  
ہو۔ اس سال وہاں ایک گریجویٹ مبلغ

بھجوا دیا جائے گا۔ (الفضل ۱۱ جنوری ۱۳۵۸ھ)

۲۷ دسمبر ۱۳۵۸ھ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر مرزا کی خواتین  
کے سامنے مرزا محمود نے جو تقریر کی کچھ اس میں سے بھی دیکھئے

میں نے عورتوں کی اصلاح کے لئے (یعنی  
قادیانیت کے حال میں پھنسا کر آتش دوزخ  
میں ڈالنے کے لئے) ادارہ لجنہ اماء اللہ  
قائم کی ہوئی ہے۔ قادیان میں تو دیر سے  
قائم ہے۔ باقی سارے ہندوستان میں چلا

یہ ترجمہ قرآن کا نام دیکھ کر اس دھوکہ میں نہ رہے گا کہ یہ دین اور قرآن پاک کی خدمت ہو رہی ہے بلکہ قرآن پاک میں  
معنوی تحریف کے مرزا صاحب کی نبوت کو پھیلایا جاتا ہے یہ تراجم قرآنی تعلیمات کو مسخ کرنے اور یورپ میں قادیانیت کی  
تبلیغ کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔

پچاس لجنائیں ہیں۔ یہ تعداد کم ہے پس آج  
میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جتنی عورتیں یہاں  
جلسہ پر آئی ہوئی ہیں وہ لجنہ قائم کریں پوری  
پوری کوشش ہوئی چاہئے کہ مسئلہ کے  
اندر اندر ہر جماعت میں عورتوں کی تنظیم  
اور لجنہ کا قیام ہو جائے۔ لجنہ مرکزی یہ چھ ستا  
کاموں کے لئے مختلف سیکرٹری مقرر کرے  
اور ان کے الگ الگ دفاتر بنا کر جن جماعتوں  
کا انہیں پتہ ہو ان کے ساتھ خط و کتابت  
کریں اور جن کا پتہ نہ ہو وہ صدر انجمن احمدیہ  
سے لے لیں اور لجنہ کے قیام کے لئے خط و کتابت  
کریں۔ دفتر میں ایسی مستقل کارکن عورتیں  
مقرر ہیں جو پورا وقت دفتر میں کام کریں  
اس بات کی پروا نہ کرو کہ ایسے کارکنوں کے  
لئے کچھ رقم دینی پڑے گی۔ لجنہ مرکزی جنوری  
۱۹۵۵ء میں اپنے کام کی سکیم مرتب کر لیں  
اور ایسی کلرک عورتیں اپنے دفتر میں مقرر  
کریں جن کا کام یہ ہو کہ وہ خط و کتابت کے  
ذریعہ بیرونجات میں شاخیں قائم کریں۔  
جہاں قرآن شریف پڑھانے اور حضرت مسیح  
موعود علیہ السلام کی کتب پڑھانے کے لئے  
اُستانی بھیجنے کی ضرورت ہو وہاں اُستانی  
کا انتظام کریں۔ لجنہ مرکزی کو بہت لمبی منزل  
طے کرنی ہے اور بہت بڑا کام اس کے سامنے  
ہے جس کے لئے رات اور دن قربانی کی ضرورت  
ہے جو اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کریں  
جس طرح مردوں نے اپنے آپ کو وقف کیا  
ہے۔ لجنہ جنوری کے مہینہ میں اپنا دفتر منظم  
کریں۔ دفتر کے لئے زمین بھی خریدی جا چکی

ہے۔ ملک عمر علی صاحب سے چار ہزار پرنٹری  
ٹھی۔ موجودہ قیمتوں کے لحاظ سے وہ پچیس تیس  
ہزار کی ہے اگر جنگ کے بعد وہاں عمارت  
بنائی جائے تو میرا اندازہ ہے کہ تیس چالیس  
ہزار روپیہ عمارت پر خرچ آئے گا۔ وہاں پہ  
ہزار ڈیڑھ ہزار عورتوں کے جلسہ کے لئے ایک  
ہال کچھ کرے مدرسہ کے اور کچھ کو اڑٹھائے  
جائیں گے۔ لائبریری بھی ہوگی۔ میں سمجھتا  
ہوں کہ ہماری جماعت کی مسقورات کے لئے  
اس رقم کا جمع کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔  
میری تحریک پر برلن کی مسجد کے لئے عورتوں  
نے فوراً ہی ستر ہزار روپیہ جمع کیا تھا فرانسی  
کا مادہ ہماری جماعت کے اندر پایا جاتا ہے۔  
پس روپیہ کی دقت نہیں روپیہ تو ہماری  
جماعت کی عورتیں بہ آسانی ادا کر دیں گی۔  
قرآن مجید کے سات زبانوں میں تراجم کی  
تحریک میں سے کسی ایک زبان میں ترجمہ  
اور اس کی اشاعت کا خرچ اور کسی ایک  
اسلامی کتاب کے ایک زبان میں ترجمہ اور  
اس کی اشاعت کا خرچ یعنی ۲۸ ہزار میں نے  
عورتوں کے ذمہ لگا یا تھا۔ اور جرمن زبان  
میں ترجمہ و اشاعت کا خرچ عورتیں ادا کریں  
چنانچہ ہماری جماعت کی عورتوں کی طرف سے  
اس دقت تک چونتیس ہزار روپے کے وعدے  
ہو چکے ہیں۔ اگرچہ مطالبہ تو پورا ہو بلکہ زائد

لے پہلے بھی واضح کیا گیا ہے۔ ترجمہ سے مراد بھی مرزا صاحب کی  
تحریفات معنویہ کا مجموعہ ہے اور اسلامی کتاب سے مراد بھی قرآنی  
کا نہ بھیلانا ہے

وعدے ہوئے۔ لیکن ثواب میں شامل ہونے کے لئے ہر ایک عورت کو چاہئے کہ کچھ ضرور دے اگرچہ وہ ایک آدمی پائی ہی دے۔

یہ اصل تقریر کا خلاصہ ہے۔ مندرجہ الفضل

قادیان ۱۸ جنوری ۱۳۹۲ھ (۶)

مرزا محمود نے ۲۶ جنوری ۱۳۹۲ء کو اپنی جماعت کے لوگوں کے سامنے جو کچھ کہا اُس میں سے بعض باتیں ملاحظہ کر کے عبرت حاصل کیجئے۔

ہمارے سامنے جو کام ہے بغیر قربانی کے ہم اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اگر ہم دشمن کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم کو ریلوں اور جہازوں کے ذریعہ سفر کرنا ہوگا۔ ہر میدان میں مقابلہ کرنے کے لئے ہمارے مبلغوں کا ریلوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سفر کرنا ضروری ہے تو یہ کام اُن کے اخلاص اور اُن کی قربانی سے نہیں ہو سکتا بلکہ روپیہ سے ہو سکتا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب کہ جانی قربانی کے علاوہ مالی قربانی کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے اس لئے تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کے وعدوں کی طرف

ضرور توجہ کریں

اس کے علاوہ جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ تبلیغ کے لئے واقفین کے تین گروہ ضروری ہیں۔ ان کے بغیر روپیہ ہمیں کام نہیں دے سکتا۔ ہمیں ضرورت ہے گریجویٹ اور مولوی فاضلوں کی جو اپنی زندگیاں دین (یعنی دین مرزا قادیانی راہدارہ) کی خدمت کے لئے وقف کر دیں اور انہیں ایک دو سال میں ضروری تعلیم (مرزاٹیت) کے جال میں پھنسانے

کی چالیں اور اہل فریبیاں اور مکاریاں (ادارہ) دے کر مختلف ممالک میں تبلیغ کے لئے بھیجا جائے یا ہندوستان میں تبلیغ کے لئے یا سلسلہ کے اداروں میں ان کو کام پر لگایا جائے۔ ہمیں ضرورت ہے ڈل پاس طالب علموں کی جو اس سال مارچ میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو کر اور ہر سال داخل ہو کر اور اتنی کثرت سے داخل ہو کر مبلغین کی تعداد کو بڑھائیں کہ چند سالوں میں سینکڑوں اور ہزاروں مبلغ تیار ہو جائیں۔ اور ہمیں ضرورت ہے ایسے ڈل پاس یا کم از کم پرائمری پاس نوجوانوں کی جو ایک سال ٹریننگ لینے کے بعد دیہاتی مبلغین کا کام دے سکیں۔ اس سال ہمیں پچاس دیہاتی مبلغین کی ضرورت ہے اور اس وقت تک ۳۵ آئے ہیں نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ دیہاتی مبلغین میں شامل ہوں۔ ہر قسم کی تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہو کر تبلیغ کے لئے آئیں۔ جو لوگ پوری قربانی نہیں کر سکتے ہم ان کو کچھ طب بھی پڑھا دیں گے اور سلسلہ کی طرف سے گنارہ کے لئے ماہوار کچھ رقم بھی دیں گے۔ اس رقم اور طب سے وہ روزی کما سکیں گے۔ میں نے اندازہ لگایا ہے کہ پنجاب میں صحیح طور پر تبلیغ کرنے کے لئے ایک ہزار مبلغ ہونے چاہئیں پنجاب میں ساٹھ ہزار گاؤں ہیں۔ ان ساٹھ ہزار گاؤں کے لئے اگر ہم ایک ہزار مبلغ رکھیں یعنی فی مبلغ ساٹھ گاؤں تو خط و کتابت، سفر، گذارہ وغیرہ تمام خرچ کم از کم ۶ لاکھ روپیہ سالانہ ہونا چاہئے اور با فراغت خرچ

کے لئے آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ۔

(خلاصہ از الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۵۸ء)

ہندوستان کے طول و عرض میں ۹ کروڑ کی تعداد میں غفلت کی نیند سونے والے مسلمان بھائیو! میں نے مرزا محمود کی تازہ بتازہ تقریروں کا خلاصہ جو باوجود خلاصہ ہونے کے کافی طویل ہو گیا آپ کے سامنے اس لئے نہیں پیش کیا ہے کہ معاذ اللہ مرزائیوں کی تبلیغی کوششوں اور قربانی اور تیاریوں کے تذکرہ میں مجھے کچھ لذت محسوس ہوتی ہے، یا اس قسم گوئی سے کوئی حقا اٹھانا مقصود ہے۔ بلکہ نیند کے متوالے بھائیوں، زمانہ کے تھپیڑوں کے باوجود کڑوٹ نہ بدلنے والے مدہوش حضرات کی خدمت میں درخواست

کرنی ہے، کہ ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو

برہمن از بتان طاق خود آراست

تو قرآن را سر طاقے نہادی

ان چیزوں کو خود دیکھ کر اپنے قلب میں ایک ٹھٹھیس محسوس کرتا ہوں اور مجبور ہوتا ہوں کہ اپنی آہ و بیکار سے دوسروں کو بھی بیدار کروں

حیراں ہوں دل کو روئل کہ پیٹوں جگر کو میں

مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

قادیانی امت ہندوستان میں جو کچھ کر رہی ہے اُن تیاریوں کا اندازہ آپ نے مندرجہ بالا تقاریر سے کیا ہوگا۔ تحریک جدید کے سلسلہ میں کافی عرصہ سے مالی قربانیاں کرنے والوں اور اپنی جائیداد و املاک کے متعلق وصیت کرنے والوں کی ہتھیر ہزاروں کی تعداد میں ”الفضل“ میں شائع ہو رہی ہیں۔

بہت سے مرزائی ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنا سارا مملو کہ مرزا محمود کے پاؤں میں ڈال دیا ہے اور لاکھوں کی رقمیں تبلیغ مرزائیت کے لئے وقف ہو گئی۔ سر ظفر اللہ خاں نے اپنی ہزاروں کی تنخواہ کا اکثر حصہ اپنے مشن کی کامیابی کے

(مرزا محمود) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کی

اشاعت کے لئے ہم سے نئی قربانیاں کا مطالبہ

کرنے والا ہے میں سب سے پہلے اس غرض

کے لئے اپنی جائیداد وقف کرتا ہوں دوسرے

چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب ہیں انہوں

نے بھی اپنی جائیداد میری اس تحریک پر

وقف کر دی ہے۔ (الفضل ۴ مارچ ۱۹۵۸ء)

ہندوستانی مسلمانوں کو کفر و ارتداد کے جال میں پھنسانے

اور شکار کرنے کی ان تیاریوں کے علاوہ ایک اور بات کو

بھی دیکھ کر آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ مرزائی امت نے

اب ارادہ کیا ہے کہ یورپ میں اپنی تبلیغ کی بجائے

اسلامی ملکوں میں اپنا جال پھیلا یا جائے۔ اور مکہ و فریب

اور مال و دولت سے شام و عراق اور فلسطین و عرب کو

مرزائے قادیانی کی غلامی میں شامل کیا جائے۔ اس سلسلہ

میں مرزا محمود کی تقریر مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۵۸ء کے یہ چند الفاظ

ذرا غور سے دل کی آنکھوں سے پڑھئے:-

ہماری طرف سے اس وقت شام فلسطین

اور مصر میں تو تبلیغ جاری ہے۔ لیکن میں

سوچ رہا تھا کہ عراق میں ابھی تک ہماری

طرف سے تبلیغ شروع نہیں کی گئی حضرت

مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہامی نام

عبدالقادس ہے جس سے مفقہ یہ اشارہ

ہے کہ عبدالقادس جیلانی کی طرح حضرت

مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ عراق

کے لوگ احمدیت کو قبول کریں گے۔۔۔۔۔

پس عراق بھی خدائی سکیم سے باہر نہیں

بلکہ اس میں شامل ہے۔ اگر شام کے

مقتل بعض الہامات نظر آتے ہیں تو

جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیت کا وہاں پھیلنا مقدر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عرب پر غلبہ حاصل کرنے کی پہلی سیڑھی عراق ہے اور ضروری ہے کہ اس علاقہ میں احمدیت کی اشاعت کی طرف توجہ کی جائے۔ اگر عراق میں احمدیت کا غلبہ ہو جائے تو بحرین کے جزائر جو اس کے قریب ہی ہیں وہاں اثر پہنچ سکتا ہے اور پھر وہاں سے آہستہ آہستہ سارے عرب میں احمدیت پھیل سکتی ہے۔ پھر اگر عراق میں احمدیت پھیل جائے تو افغانستان اور ایران و وول گھر جاتے ہیں اور ان دونوں ممالک پر ایک طرف سے ہندوستان سے اور دوسری طرف عراق سے ایسا تبلیغی اثر ڈالا جاسکتا ہے کہ ان ممالک کے لئے احمدیت میں داخل ہونے کے سوا کوئی چارہ ہی نہ رہے عراق میں احمدیت مضبوط ہو جائے تو پنجاب سے افغانستان کی طرف اور عراق سے ایران کی طرف قدم بڑھایا جاسکتا ہے (اس کے بعد محمود نے اپنے اس دعوے کے دلائل دیئے ہیں) اسی طرح اگر صوبہ سرحد میں احمدیت پھیل جائے تو چونکہ ان لوگوں کی رشتہ داریاں افغانستان میں ہیں اس لئے افغانستان بھی احمدیت کے اثر کے نیچے آجائے گا۔ اس طرح ہمیں احمدیت کی اشاعت کے لئے ایک بہت بڑا مرکز مل سکتا ہے لے ..... اب عراق میں احمدی تو ہیں مگر وہ ہندی ہیں اور ان کا اتنا اثر نہیں ہو سکتا۔ اگر وہاں کے کچھ

باشنہندے احمدی ہو جائیں تو وہ اپنے اثر کی وجہ سے دوسروں کو بھی احمدیت کی طرف کھینچنا شروع کریں گے اور اس طرح احمدیت کی ترقی کے لئے وہاں ہمیں ایک نیامیدان حاصل ہو جائے گا (خلاصہ از "الفضل" قادیان ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء)

مرکز قادیان کے ناظر و دعوت و تبلیغ کا اعلان "الانذار" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس میں سے چند خاص جملے قابل غور ہیں :-

جب جنگ کے متابعہ بعد بیسیوں مبلغ باہر جائیں گے تو چند ہی سالوں میں لاکھوں احمدیت میں داخل ہو جائیں گے۔

## کاتب کی تبدیلی کی وجہ سے

یہ پرچہ ۱۶ صفحے کا شائع ہوا ہے۔ آئندہ پرچہ میں اس کمی کو بر کر دیا جائے گا آئندہ پرچہ ۳۲ صفحے کی بجائے ۳۸ صفحات کا ہوگا۔ (مدیر)

لے کیا یہ ارادے اور یہ تقریریں سرحد کے علماء و مشائخ کو بیدار نہ کریں گی جو اس فتنہ کی سرکوبی سے لے فکر و فضا عمری اور احتیاط الظہر اور رفع سبابہ کے لئے آپس کی کشمکش میں مصروف ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اے دین مبین کی حقانیت اور حفاظت اُٹھی کی بنا پر ہمارا یقین ہے کہ مرزا یوں کی یہ تمنا میں انشاء اللہ تعالیٰ کبھی پوری نہ ہو سکیں گی ہم تو صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اپنی تیاریوں اور جذبہ تبلیغ کی امید پر باطل کس قدر آرزوؤں اور تمناؤں کی جرأت کر رہا ہے

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کر دو گے لیکن خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

# مزارات اور طوائف کے مجرے

(از جناب مولانا مزا محمد نذیر صاحب عرشی شارح مثنوی شریف)

الشَّيْطَانُ أَعْمَالُ الشَّيْطَانِ نَفْسُ الشَّيْطَانِ نَفْسُ الشَّيْطَانِ نَفْسُ الشَّيْطَانِ  
ان کی نظروں میں مزین کر رکھا ہے (سورہ نحل ۸۶) شیطان  
جس بندے کو دیکھتا ہے کہ اس پر زنا، شراب، سرقہ وغیرہ  
معاصی کبرہ کی ترکیب صاف صورت میں موثر نہیں ہوگی  
اس کو وہ نیکی کے دھوکے میں معاصی کی ترغیب دیتا ہے اسی  
طرح وہ اس معاملہ میں صامون و سادہ لوح اور جاہل و بے خبر  
لوگوں سے مزارات پر مدح و سلام کے دھوکے میں مجرے کے  
ذریعے چشم و گوش کے زنا کا ارتکاب کرتا ہے

عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ زبڈی کا رقص و سرود صرف  
اس بنا پر بُرا سمجھا جاتا ہے کہ اس میں فحش راگ اور عشق و شہوت  
کی غزلیات گائی جاتی ہیں۔ لیکن اگر وہ اپنے مجرے میں کوئی  
نعت رسول یا مدح اولیا گائے تو یہ عبادت ہے (شاید اسی  
بنا پر اس طوائف نے یہ کہا تھا کہ اگر مولوی بھی ہمارا گانا سن  
لے تو ہم کو کبھی بُرا نہ کہے) (لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی  
العظیم یہ لوگ کس قدر بھالت کے اندھیرے میں ہیں ان  
کو معلوم ہونا چاہئے، کہ زبڈی کا گانا ناچنا محض اس کے  
گانے کی وجہ سے ممنوع نہیں بلکہ اس کے بے پردگی کے ساتھ  
نامحرموں کے سامنے آکر اپنے من و ادا کی نمائش کرنا۔ اپنا  
ناز و عشوہ دکھانا۔ برہنہ ہو کر مکھڑکے، تھرکنے، ناچنے،  
گھومنے، عطر، مسی، پان، سرمہ کی آرائشات کے ساتھ  
مجلس میں نمودار ہو کر نفس پرست مردوں کے خرمین صبر پر  
بکلی غمرانے کی وجہ سے ممنوع ہے۔ اس آن واداکے ساتھ  
اگر وہ فقہ گراں نے مجھے مہر، موصی، مصری لہجہ میں قرآن

مقامی تکیہ کا ایک جاہل فقیر جس کی طہارت کا یہ حال تھا  
کہ وہ گھٹوں کا سپورہ پانی پینے پر فخر کیا کرتا اور طاعت و عبادت  
کی یہ کیفیت کہ اس کی جبین نیاز سال میں صرف ایک علی الفطر  
کے دن ممنون سجدہ ہوتی تھی۔ اور بائیں ہاتھ جاہلوں کا ایک خاص  
طبقہ اس کو خدا رسیدہ اور ولی کامل سمجھتا تھا۔ گذشتہ سال  
وہ مرا تو چہلم کے دن اس کے مزار پر معتقدین کا ایک بڑا میلہ  
منعقد ہوا۔ قوالیاں ہوئیں، مثنوی فقیر کی نذر کے بکرے  
ذبح ہوئے۔ ایک خاص طوائف دوسرے شہر سے بلائی گئی۔  
اور اس کو سالانہ عرس پر پھر کرانے کے لئے نامزد کیا گیا۔  
طوائف کے مجرے سے بستی کے مرد و زن کا ایک جم غفیر مخلوق  
ہوا۔ اثنائے مجرہ میں اُسے کوئی لغت یا مدح گاتے گاتے یہ کہا  
کہ اگر مولوی بھی ہمارا گانا سننے تو پھر ہم کو کبھی بُرا نہ کہے عرس  
کے منتظرین میں سے ایک شخص بظاہر صالح دین دار پابند  
صوم و صلوٰۃ اور تہجد گزار بھی ہے، وہ مسجد میں نماز پڑھنے  
آیا تو اس کو کہا گیا۔ کہ بھائی تم لوگوں نے سائیں جی کے عرس  
پر قوالی وغیرہ جو کرائی وہ تو غیر ایک عام رواج ہے۔ مگر یہ زبڈی  
کے مجرے کی لغت کیوں اختیار کر لی یہ تو بڑی معصیت کا کام  
ہے۔ یہ بات سن کر اس نے ایک حیرت و استعجاب کے لہجے  
میں کہا۔ اچھا جی؟ یہ بُرا کام ہے؟ اجبہ شریف اور پیران  
کلید وغیرہ خالقا ہوں میں سالانہ عرسوں پر مجرے ہوتے ہیں۔  
ہم نے تو اسی مثال سے اس کو اچھا کام سمجھ کر اختیار کیا ہے اسکو  
سمجھا یا گیا کہ تم لوگ شیطانی اغراض سے ایک بدترین کام کو اچھا  
سمجھ لگتے ہو۔ اسے نہ مانتے ہو۔ نہ ماننا ہے۔ نہ ماننا ہے۔ نہ ماننا ہے۔

بھی سنائے تو بھی اس کا مجرا حرام و ممنوع اور معصیت کبیرہ ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَا تَرَكَتْ بَعْدِي فِتْنَةٌ أَضَرَّ عَلَى الرَّسَالِ مِنَ النَّسَاءِ۔ یعنی میں نے اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ مردوں کے لئے ضرر رساں نہیں چھوڑا جو عورتوں کے فتنوں سے بڑھ کر ہو (جامع صغیر) عورتوں کے فتنہ اور شدید فتنہ ہونے میں کیا شک ہے جو عورتیں برا فائدہ نقاب یا ہر نکلتی ہیں۔ ان کا دیدار عمامہ نظارگیوں میں عشق و فسق اور رشک و رقابت کا بیج بو کر اضاعت مال، تباہی الماک۔ بربادی عزت، حتیٰ کہ ضرب و قتل پر منتج ہوتا ہے۔ اس فتنہ سے ریاستیں تباہ ہوئیں سلطنتیں بے چراغ ہوئیں۔ قتل عام اور خونریزیوں ہوئیں۔ اس لئے اس فتنہ کو گھر میں محفوظ و مستور کرنا پردہ کی قید میں بند اور شرم و حیا کے آئین کا پابند رکھنا لازم قرار دیا گیا ہے ۵

چوزن راہ بازار گیسو و بزین

وگر نہ تو درخانہ بنشین چوزن

لیکن جب یہ فتنہ بشکل طوائف ایک کھلے دربار میں دین و دانش کی غارت گری کے تمام اسلحے مسلح ہو کر نمودار ہو تو اس کے ضرر عام کا کیا ٹھکانا؟ حدیث میں آیا ہے اَلْمَرْءُ اَوْ عَوْرَتُهُ اَوْ اَخْرَجَتْ اَسْتَشِرَّ فَمَا الشَّيْطَانُ عَوْرَتُ قَابِلٍ سَتَرِے، پس جب ستر سے باہر نکل پڑے تو اس پر شیطان کی تاک ہوتی ہے (مکتوۃ) یعنی باہر نکلنے والی عورت (خصوصاً مجالس و محافل میں اپنے رقص و سرود حاضرین کے صبر و سکون پر بھلیاں گرانے والی) شیطان کی ایک صید زبون اور اہل مجلس کی تباہی دین و ایمان کے لئے اس کی آہ کار ہوتی ہے۔

حدیث میں ہے تَكُونُ خُسْفًا وَ مَسْخًا اِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَمَاتُ وَ الْمَعَارِفُ مِیْرِی اَمّت میں بعض

لوگ زمین میں غرق ہوں گے اور ان کی صورتیں بھی بگڑ جائیں گی یہ عذاب اس وقت ہوں گے جب گانے والی عورتیں اور آلات لہو (طلحہ سارنگی و املن) مارنیم وغیرہ ظاہر ہوں گے (ترمذی)

جس طرح قدیم سے اس ملک میں ایک خاص قوم کی رنڈیاں گانا ناچنا اپنا پیشہ رکھتی ہیں، اسی طرح عرب میں بھی بعض کنیزوں کو گانا ناچنا سکھا یا جاتا تھا۔ جو اس ہنر کی بدولت منڈی میں بڑی قیمت پاتی تھیں اور امرا و رؤسا کی مجالس عیش و طرب میں اہل تماشا ان کے رقص و سرود سے حفا اٹھاتے تھے۔ پس حدیث میں جو طہر القنایات دگانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی) کا لفظ آیا ہے۔ تو اس سے مقصود نہیں کہ پہلے گانے والی عورتوں کا نام و نمود تک نہ تھا پھر کسی وقت یہ رنڈیل پیشہ ظہور پائے گا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ پہلے پیشہ خاص شدت اور کثرت سے نہیں تھا۔ بلکہ کسی خاص رنڈیل و ذلیل قوم میں ہی محدود تھا۔ پھر اس کا ظہور عام ہو جانے لگا۔ چنانچہ آج دیکھئے کہ رقص و سرود کا فن کسی رنڈیل قوم کی عورتوں میں محدود نہیں بلکہ اچھے اچھے ذی عزت و اہل ناموس لوگوں کی لڑکیاں ایکٹرس بننا ایک قابل فخر کارنامہ سمجھنے لگی ہیں آج سے پہلے جو لوگ اپنی ہوشیوں کے ناموس و عصمت کے حفظ و حراست میں جان و مال کو ازراں چیز سمجھتے تھے آج ان میں سے بعض ایسے افراد بھی پیدا ہو گئے جو کسب زر کے لئے اپنی بہنوں، بیٹیوں کو فلم ایکٹرس بننے اور جہا باختی اختیار کرنے کی اجازت دینا ایک سود مند سودا سمجھتے ہیں۔ حدیث شریف میں اسی زمانہ کے متعلق پیش گوئی ہے اور اس کا ثمرہ خسف کی شکل میں جو ہونا چاہئے وہ دہر سالہ۔ مزگیر۔ کوئٹہ۔ وغیرہ کے واقعات سے ظاہر ہے۔ اسی طرح کوئی دن میں مسخ کا ظہور بھی ہوا سمجھو۔

اس کے بعد یہ بات قابل توجہ ہے کہ جو گناہ کبیرہ، جو مینا فعل، جو دین و ایمان کو غارت کرنے والا کام خسف و مسخ کے

انتہائی عذاب کا موجب ہو وہ بجائے خود ایک شدید گناہ ہے مگر مزارات پر اس کا ارتکاب اور بھی زیادہ قیامت خیز ہو جاتا ہے۔ شراب پینا اور خنزیر کا کھانا قطعی حرام ہے۔ لیکن جب یہی اکل و شراب مسی میں بیچ کر کیا جائے تو اس کی شناعیت اور بھی زیادہ ہو جائے گی۔ اجمیر شریف و پیران کلیر شریف وغیرہ کی مثالوں کو سامنے رکھ کر یہ کام اختیار کرنا سخت بیوقوفی ہے۔ اگر وہاں کسی عہد میں چند مبتدع و بے دین لوگوں نے مزار شریف پر قبضہ پا کر ان خرافات کو مروج کر لیا۔ تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ وہ لوگ کسی سنت پیغمبری پر عمل کر رہے ہیں یا حضرت شیخ معین الدین چشتی قدس سرہ اور حضرت خواجہ علاء الدین صابر قدس سرہ کے کسی ارشاد کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔

شاید کسی کو یہاں یہ شبہ ہو کہ اگر مزارات اولیاء پر طوائف کا ہجر اکوئی بڑا کام ہے تو صاحب مزار کی نانوشتہ و ایسا کام کرنے یا کرانے والوں کی شامت کے باعث ہونی چاہئے حالانکہ ایسی کسی بات کا وقوع نہیں دیکھا جاتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خدا کی لاشی میں آواز نہیں۔ یہ کون کہہ سکتا ہے کہ ان لوگوں کو دنیا کی کوئی مصیبت تکلیف مرض موت فاقہ وغیرہ پیش نہیں آتی۔ اگر آتی ہے تو اس کا کیا ثبوت ہے کہ یاس معصیت کی جزا نہیں۔ اگر نہیں آتی تو پھر اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ وہ لوگ دنیا کی طرح آخرت میں بھی اپنے ان اعمال سیئہ کی سزا سے بچ جائیں گے و بلکہ حدیث میں تو آیا ہے واذ ا امر ادا اللہ تعالیٰ بعبدہ النشامسک عنہ ہذا نبہ حتی یوافیہ یوم القیامۃ یعنی جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو بری سزا دینی چاہتا ہے تو دنیا میں اس کے گناہ پر گرفت نہیں کرتے جسے کہ وہ اس کی سزا قیامت کے دن بھگتے گا۔ (مشکوٰۃ) علاوہ اس کے یہ بھی یاد رہے کہ برے اعمال کی جزا صرف نزول مصائب ہی میں منحصر نہیں بلکہ ان اعمال بد سے باز آنے اور نیک اعمال اختیار کرنے کی توفیق نہ ہونا بھی

ایک سنگین سزا ہے ایک بزرگ سے کسی بے دین و مکرش آدمی نے طنزاً کہا آپ لوگ کہا کرتے ہیں کہ گناہوں کے ارتکاب سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ ہم تو شراب زنا قمار وغیرہ ہر قسم کے گناہ کرتے ہیں مگر پھر بھی خدا ہم پر راضی ہے آخر وہ ہم سے خوش ہے جبھی تو ہم اس نے مال و اولاد اور کفالت و وجہ وغیرہ ہر قسم کی مرادوں سے مالا مال کر رکھا ہے۔ ان بزرگ نے فرمایا کیا تم ان چیزوں پر قیاس کر کے خداوند تعالیٰ کو اپنے آپ پر خوش سمجھتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ غضب الہی کی بیڑی تمہارے پاؤں میں پڑنی ہے اس لئے تم کسی نیک عمل کی طرف چل نہیں سکتے۔ تہر خداوندی کی ہتھکڑی سے تمہارے ہاتھ جکڑے ہوئے ہیں جو کسی کار خیر کی طرف دراز نہیں ہو سکتے ختم پروردگار کی تہر تمہاری زبان پر لگ چکی ہے اس لئے

اس کو حمد و شکر اور ذکر و تسبیح کی توفیق نہیں ہوتی۔ احادیث سے ثابت ہے کہ غیر عورت کو دیکھنا آٹھ گناہوں کا زنا ہے، اس کی آواز سے لذت گیر ہونا کانوں کا زنا ہے۔ اس کی طرف بغض شہوت چل کر جانا پاؤں کا زنا ہے۔ اس کے ہاتھ سے چھونا ہاتھ کا زنا ہے پس جو لوگ کسی مزار پر رنڈی کا تجارتی جڑاٹے جاتے ہیں پہلے وہ پاؤں کا زنا کا ارتکاب کرتے ہیں پھر جب اس کے ناز و عشوہ کو دیکھ کر لذت گیر ہوتے ہیں تو یہ آٹھ گناہ کا زنا ہوتا ہے جب اس کا گانا سنتے ہیں تو گویا ان کے کان مرکب زنا ہوئے ہیں جب وہ اس رنڈی کو کچھ نقدی دینے کے لئے ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہیں اور رنڈی کا حصول انعام کے لئے اوپر ہتھ پھرتا ہونا ان کے لئے باعث لعنت و لذت ہوتا ہے تو یہ ہاتھ کا زنا ہوتا ہے ذرا خیال فرمائیے کہ ایک مزار پر بجائے اس کے کہ وہاں درد تسبیح و فاتحہ و احلاص سے ایصال ثواب کرتے اُنکا اپنے مختلف اعضاء سے متعدد زناؤں کا ارتکاب کرنا اور اس فعل شنیع کے ارتکاب کا وقوع کوئی ایک دو سے نہیں دس بیس سے نہیں بلکہ سینکڑوں تماشائیوں سے بیک وقت ہونا کس قدر موجب وبال و نکال ہے اور وہ بھی